قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

# الفضل
لندن

مدیر۔ابوسعید

Online Edition

ہفتہ 24 جولائی 2021ء | 13 ذوالحج 1442ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:174


## فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

### متکبر شخص جنت میں نہ جائے گا

حضرت ابو عباسؓ سہل بن سعد ساعدی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے فرمایا اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ اُس نے کہا یہ معزز لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم یہ اس قابل ہے کہ اگر یہ کہیں نکاح کا پیغام دے تو اس کا نکاح کر دیا جائے۔ اور اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے۔ اس کی بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر ایک اور شخص کا گزر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کہا اس آدمی کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ غریب مسلمانوں میں سے ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ اگر یہ نکاح کا پیغام دے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فقیر، دنیا دار لوگوں سے بھری دنیا سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

(ریاض الصالحین – باب فضل ضعفة المسلمین)

حضرت حارثہؓ بن وہب روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کیا مَیں تمہیں جنت والوں کی اطلاع نہ دوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کمزور قرار دیئے جانے والا اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی لاج رکھتا ہے۔ یعنی اس کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا مَیں تم کو آگ والوں کی خبر نہ دوں۔ صحابہؓ نے عرض کی کیوں نہیں؟ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سرکش، درشت مزاج، متکبر، آگ والا ہے۔

(مسلم – کتاب الجنة ونعیمها – باب النار یدخلها الجبارون ...)

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

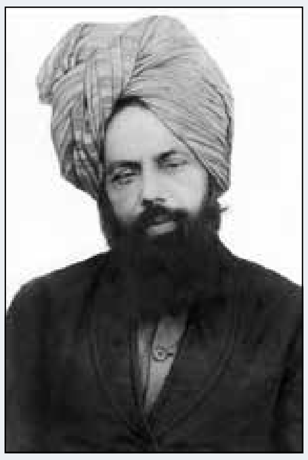

### متکبر خدا کا محبوب نہیں ہوتا

’’اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو۔ اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں۔ اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے؟ بلکہ سوال یہ ہو گا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اپنی بیٹی سے کہ اے فاطمہ! خدا تعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا۔ اگر تم کوئی برا کام کرو گی تو خدا تعالیٰ تم سے اس واسطے درگزر نہ کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 370 ایڈیشن 1988)

’’متکبر خدا تعالیٰ کے تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے۔ پس اس قبیح خصلت سے ہمیشہ پناہ مانگو۔ خدا تعالیٰ کے تمام وعدے بھی خواہ تمہارے ساتھ ہوں مگر تم جب بھی فروتنی کرو کیونکہ فروتنی کرنے والا ہی خدا تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں اگرچہ ایسی تھیں کہ تمام انبیائے سابقین میں اس کی نظیر نہیں ملتی، مگر آپؐ کو خدا تعالیٰ نے جیسی جیسی کامیابیاں عطا کیں، آپؐ اتنی ہی فروتنی اختیار کرتے گئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 548 ایڈیشن 1988)

## ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۷﴾

(صٓ: 87)

ترجمہ:۔ میں تکلف کرنے کا عادی نہیں ہوں۔

## فرمان خلیفہ وقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک حسین پہلو سادگی، مسکینی اور قناعت بھی تھا۔ جس کی آپؐ نے ہمیں تعلیم بھی دی اور اپنے عمل سے مثالیں بھی قائم فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (صٓ: 87) یعنی میں تکلف کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ آپؐ کے قول کے ساتھ ساتھ آپؐ کا ہر فعل بھی تصنع اور بناوٹ سے پاک تھا، تکلف سے پاک تھا۔ ہر عمل میں سادگی بھری ہوئی تھی۔ اور تصنع اور تکلّف سے پاک زندگی کا اتنا اونچا معیار تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے یہ اعلان کروایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو دلوں کو جانتا ہے، جس نے آپؐ کو مبعوث فرمایا، آپؐ پر شریعت اتاری، آپؐ سے یہ اعلان کروایا کہ دنیا کو بتا دو کہ میں تمام تر تکلّفات سے پاک ہوں۔ میری زندگی میں سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو دنیا کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کو کبھی استعمال کرنے کی ضرورت ہو تو استعمال تو کرتا ہوں لیکن وہی زندگی کا مقصود و مطلوب نہیں ہیں بلکہ ان کا استعمال بھی اللہ تعالیٰ کے حکم تحدیث نعمت کی وجہ سے ہی ہے۔ اور اگر مجھے کوئی چیز پسند ہے، اگر کوئی میری مرغوب چیز ہے، اگر میرا کوئی مطلوب و مقصود ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اللہ تعالیٰ کا پیار ہے۔ یہ دنیا کی چیزیں تو عارضی ٹھکانہ ہیں اور جہاں اپنے عمل سے ہمیں یہ دکھایا کہ یہ دنیاوی چیزیں میرا مقصد حیات نہیں ہیں وہاں یہ تعلیم بھی دی کہ دنیا کی آسائشیں اور نعمتیں تمہارے فائدہ کے لئے تو ہیں، ان سے فائدہ اٹھاؤ لیکن ان دنیاوی چیزوں کو ہی سب کچھ سمجھ نہ بیٹھو۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی چاہئے اور اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو سادگی اور قناعت ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہی چیزیں ہیں جو تمہیں خدا کا قرب دلانے کا باعث بنتی ہیں۔ لیکن اگر تم دنیا کے آرام و آسائش کی تلاش میں پڑ گئے اور اس قدر پڑ گئے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا بھی بھول گئے تو پھر آہستہ آہستہ یہی چیزیں تمہارا مطلوب و مقصود ہو جائیں گی اور مستقل طور

بقیہ صفحہ 4 پر

## اس شمارہ میں


- آگے آگ، پیچھے پرچھانواں، کدھر جانواں (منظوم)
- میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں
- حلال وطیب اشیاء کے بارے میں قرآنی آیات کا مجموعہ
- سینیگال کے ریجن زگنشور Ziguinchor میں مسجد کا افتتاح

## دربارِ خلافت

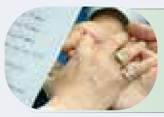

### ایک نفلی روزہ ہر ہفتہ رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

یہ زمانہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا زمانہ ہے۔ وہ زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی برتری تمام دینوں پر ثابت کرنی ہے۔ اور ہم احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس یقین پر قائم ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے اسلام کی برتری تمام ادیان پر ثابت کر رہا ہے اور عیسائیت کے خاص طور پر بندے کو خدا بنانے کے عقیدے کے خلاف جس طرح جماعت احمدیہ کھڑی ہے اُن دلائل و براہین کے ساتھ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عطا فرمائے اور اُن آسمانی تائیدات کے ساتھ جو خدا تعالیٰ ہر دم دکھا رہا ہے کوئی اور مسلمان فرقہ اس کا کروڑواں حصہ بھی مقابل کے سامنے پیش نہیں کر رہا اور نہ ہی کرسکتا ہے کیونکہ اس زمانے میں یہ کام اللہ تعالیٰ نے مسیح و مہدی اور اُس کی جماعت سے ہی لینا تھا اور لے رہا ہے۔ عیسائی دنیا ہے تو وہ اس بات کا اعتراف کر رہی ہے اور سعید فطرت مسلمان ہیں تو وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ راہِ ہدایت جو ہے وہ احمدیت میں ہی ہے اور اس سے راہِ ہدایت پا رہے ہیں۔ اُن سعید فطرت لوگوں کو اس بات پر یقین ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی طرف سے ہی ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب آج سے ساٹھ ستر سال پہلے افریقہ میں عیسائی پادری یہ نعرے لگا رہے تھے کہ عنقریب تمام افریقہ عیسائیت کی جھولی میں آ کر خدا کے بیٹے کی خدائی کو تسلیم کرنے والا ہے اور تقریباً آج سے ایک سو بیس تیس سال پہلے تک عیسائی مشنری ہندوستان کے بارے میں بھی یہ اعلان کر رہے تھے کہ عیسائیت کا ہندوستان میں جلد غلبہ ہونے والا ہے لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بندے کو خدا بنانے کے نظریے کو خود اُن کی اپنی کتاب اور عقلی دلائل سے باطل کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مسلمان جو عیسائیت کی جھولی میں گرنے والے تھے یا عیسائیت کو اسلام سے بہتر سمجھتے تھے ہوش میں آنے لگے اور اُس جھوٹے نظریے کو اختیار کرنے سے بچ گئے۔ ایک بہت بڑی روک اور دیوار تھی جو آپؑ نے کھڑی کر کے خدائے واحد کی وحدانیت اور اسلام کی سچائی اور برتری دنیا پر ثابت کر دی۔ اسی طرح افریقہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغین نے اسلام کی تبلیغ کر کے تثلیث کے غلط نظریے کی حقیقت کھول کر عیسائی مشنریوں کے سامنے ایک روک کھڑی کر دی جس کا انہیں برملا اظہار کرنا پڑا کہ احمدی ہمارے سامنے روکیں کھڑی کر رہے ہیں۔ لیکن اسلام کے اس جری اللہ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے کے کام کو دیکھنے کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت نے بجائے خوشی سے اچھلنے اور آپؑ کی جماعت میں شامل ہونے کے آپ کے خلاف بغض، عناد اور کینہ کا وہ بازار گرم کیا کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے تو بہر حال اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کا ساتھ دینا ہے اور دے رہی ہے۔ سعید فطرت لوگ آہستہ آہستہ مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں لیکن اکثریت نام نہاد مُلّاؤں کے خوف اور علم کی کمی کی وجہ سے مخالفت پر کمر بستہ ہے اور ہر روز کوئی نہ کوئی مخالفانہ کارروائی مسلمان کہلانے والے ملکوں اور خاص طور پر پاکستان میں احمدیت کے خلاف ہوتی رہتی ہے۔ بعض ٹی وی چینل بھی اس میں پیش پیش ہیں جو یورپ اور دنیا میں سنے جاتے ہیں، جو کم علم مسلمانوں کے غلط رنگ میں جذبات بھڑکا کر احمدیت کے خلاف اُکساتے رہتے ہیں۔ بعض ٹی وی چینل اپنی پالیسی کے مطابق اس کی اجازت نہیں دیتے تو کسی رفاہی کام کے بہانے وقت

بقیہ صفحہ 7 پر

## ”وہ درویشان پیارے بہت یاد آئے“

وہ اعلیٰ نمونے بُہت یاد آئے
مقدّس قرینے بُہت یاد آئے
گھروں کی وہ گلیاں محبت کی کلیاں
وہ بیتے زمانے بہت یاد آئے
نصیحت تو ان کی بہت مختصر تھی
عمل کی نصیحت بہت کارگر تھی
اللہ کے پیارے نبی کے دلارے
وہ درویشان پیارے بہت یاد آئے
نمازوں میں ان کو شغف بھی بہت تھا
تہجّد میں اُٹھنے کا رنگ ہی الگ تھا
وہ راتوں کو اُٹھ کر اپنے خدا سے
دُعا کے نظارے بہت یاد آئے
دُعاؤں میں ان کی اثر بھی بہت تھا
خدا کی رضا پر صبر بھی بہت تھا
نگہبان تھے وہ دارُالاماں کے
خدا کے وہ پیارے بہت یاد آئے
یہ کانٹوں کا رستہ بڑا پر خطر تھا
مگر ان کے دل میں ذرا بھی نہ ڈر تھا
ڈر تھا تو بس اک خدا کا ہی ڈر تھا
جفاکش نظارے بہت یاد آئے
خدا سے دعا ہے رکھیو ہمیں بھی
ہمیشہ انہیں کے طرزِ عمل پر
اولاد کو ان کی آباد رکھیو
اطاعتِ خلافت میں سرشار رکھیو
خدا کی محبت میں دل شاد رکھیو
مہربان ہمارے بہت یاد آئے

(امتہ الحیٔ تحسین، قادیان)

## آج کی دعا

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ۔ فَاکْفِنِیْ شَأْنِیْ کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ طُرْفَةَ عَیْنٍ

(کتاب الدعا للطبرانی)

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے۔ زندگی بخشنے اور قائم رکھنے والے! تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، میں مخلوق کے ساتھ تیری رحمت کی فریاد رسی چاہتا ہوں۔ میرے سب حال کے لئے تو خود کافی ہوجا اور مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے نفس کے حوالے نہ کرنا۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔

(کتاب الدعاء للطبرانی)

ترجمہ: اے اللہ! تو اس حج کو قبول فرما اور اسے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بنادے۔

یہ حج کے دوران رمی جمار (حجاج کرام منیٰ میں ایک مقام پر شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں) کے وقت کی دعا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایام العشر (ذالحجہ کے پہلے دس دن) میں کثرت سے تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کی تلقین فرماتے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

# میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں (مسیح موعودؑ)

اسلام اور ایمان یا مسلم اور مومن اسلامی اصطلاحات ہیں۔ بلکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اور مذہب کا نام اسلام ہے۔ جس کے معنی سلامتی کے ہیں۔ اور اس کو ماننے والا مسلم یعنی سلامتی والا کہلاتا ہے۔ جبکہ بانی اسلامؐ پر ایمان لانے والے کو مومن کہا جاتا ہے جس کے معنی امن والا اور امن دینے والے کے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دو اصطلاحوں کو ان کے حقیقی معنوں کا لبادہ پہنایا ہے۔ مسلم کی تعریف کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِہٖ

(صحیح بخاری کتاب الایمان)

کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

جب کہ مومن کی تعریف میں آپؐ نے فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ

(سنن نسائی کتاب الایمان)

کہ مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں رہیں۔ یعنی مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی امن میں رہیں۔

گویا جو پیغام سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً اور قولاً دیا آج مسلمانوں کو اس عظیم پیغام کو نہ صرف اپنے اندر بلکہ پوری امت کے اندر سرایت کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایسا امن اور ایسی سلامتی و شانتی مسلمان سرزمین پر بہت کم نظر آتی ہے۔ ہر طرف قتل و غارت گری، لوٹ کھسوٹ، گالم گلوچ اور عزتوں سے کھیلنے اور اپنے مخالفین کی پگڑیاں اچھالنے کا بازار گرم نظر آتا ہے جب کہ اس کے مقابل پر مغربی دنیا وہ امن و سلامتی کا نظارہ پیش کر رہی ہے جو سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تھا۔ پاکستان کی سندھ و بلوچستان آسمبلی بالخصوص پاکستان نیشنل آسمبلی کے اراکین کی طرف سے جو ہلڑ بازی، گالم گلوچ، اخلاقیات کی پامالی، دست و گریبان ہوتے ہوئے تمام دنیا نے دیکھا۔ جس سے پاکستان کی اور اسلام کی جو جگ ہنسائی ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔

حیرانگی ہوتی ہے کہ انہی ممبران نیشنل آسمبلی میں ختم نبوّت پر بات ہو جائے تو تمام ممبران یک زبان ہو کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعویدار ہو جائیں گے۔ اور ختم نبوت کو اپنے عقیدہ کا جزو قرار دے کر احمدیوں کے خلاف غصّہ کا اُبال بھی نکالیں گے۔ 1973ء میں جن ممبران نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا ان کے اخلاقی معیار کا یہ حال تھا کہ اگلی حکومت کو ان کے خلاف وائٹ پیپر شائع کرنا پڑا۔ مگر ان تین دنوں میں ایک ایسی عمارت کے اندر ہلہ گلہ اور گالم گلوچ ہوئی جہاں قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی خوبصورت تختیاں آویزاں ہیں۔ بلکہ پاکستان کا حصول بھی کلمہ کی خاطر ہوا۔ اور یہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان کا مطلب کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ ان مقدس آیات تلے یہ ہنگامہ نہ صرف برپا کئے رکھا بلکہ بجٹ کی بھاری بھرکم کاپیاں جن پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور دیگر اسلامی اصطلاحیں لکھی ہوئی تھیں ایک دوسرے پر پھینکی گئیں۔ جس سے قرآنی آیات اور اسلامی اصطلاحات کی بے حرمتی ہوئی۔ ممبران کے اس ایکشن پر کسی نے کہا ہے کہ اگر یہ بے حرمتی کسی عیسائی کی طرف سے ہوئی ہوتی تو آج اس کے خلاف ہنگامہ کھڑا ہو چکا ہوتا اور سر آسمان پر اٹھا لیتے۔ آسمبلی کی اس ہنگامہ آرائی میں خواتین پر بھی حملے ہوئے جب کہ اسلام کی اس بارہ میں تعلیم یہ ہے کہ جنگ کے دوران کسی خاتون پر حملہ آور نہ ہوں۔ خواتین کی بے حرمتی اور بے عزتی کرنا تو ان کا قومی تشخص بنتا جا رہا ہے۔

1974ء کے ہنگاموں میں احمدی خواتین کی ان بلوائیوں نے جو بے حرمتی کی وہ تاریخ کا حصہ بن چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت ان کا حصہ بن چکا ہے۔ احمدیہ مساجد کے مینار اور محراب گرانے کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ مساجد کی پیشانیوں سے کلمے ہتھوڑوں سے توڑے جاتے ہیں۔ قبرستانوں میں احمدی مُردے بھی ان سرکاری مسلمانوں کے ہاتھوں محفوظ نہیں۔ احمدیہ کتب اور اخبارات و رسائل کو حکومتی سطح پر پابندیوں کا سامنا ہے۔ احمدیوں پر مقدمات بنائے جاتے ہیں۔ اور خود اپنا یہ حال ہے کہ ہر وہ کام کرتے ہیں جن سے سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت کا دم بھی بھرتے ہیں۔

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مسلسل کئی جمعوں میں پاکستان کی سلامتی اور استحکام اور احمدیوں کی حفاظت کے لئے دعاؤں کی تحریک فرما رہے ہیں۔ آپ ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:

’’اگر یہ مولوی ہمارے خلاف بیان دیتے ہیں تو اس ذریعہ سے آج کل جتنا احمدیت کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور خاص طور پر اس طبقہ میں جہاں ہماری طرف سے پیغام پہنچنا مشکل تھا تو یہ ہمارا کام کر رہے ہیں اور یہ ہمارے فائدہ کے لئے ہے۔ دعا تو ہم ان کے لئے بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ! اگر ان میں کوئی بھی شرافت کی رمق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے اور انہیں سمجھ آجائے لیکن عوام الناس کے لئے، عامۃ المسلمین کے لئے، زیادہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے چنگل سے نجات دے۔ بہر حال یہ ہمارے فائدے کے لئے مخالفت کرتے ہیں ایسی ایسی جگہوں پر احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے جہاں پہلے نہیں پہنچا تھا یا ہمارے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا تھا اور پھر ان میں سے بعض لوگ خود رابطہ بھی کرتے ہیں۔ پس ہمارا کام دعا کرنا ہے اور صبر کرنا ہے اور یہی بہترین ذریعہ ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی بھی عطا فرمائے گا۔ ہمارا کام یہی ہے کہ ایک مسلمان کے لئے اپنے خیالات اور اپنے احساسات کو صاف رکھیں۔ ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ان کی آنکھیں کھولے اور یہ زمانے کے امام کو ماننے اور پہچاننے والے بن جائیں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 4 جون 2021ء)

یہ مخالفت جماعت کے لئے کھاد کا کام کرتی ہے۔ جتنا یہ مخالفین جماعت کی آواز کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جماعت کی آواز اتنی ہی بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر دنیا میں پھیلتی جاتی ہے۔ ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرف اس امر کا اظہار فرمایا ہے کہ یہ مولوی پاکستان میں جو مخالفت کرتے ہیں۔ ان کے صلے میں اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں ترقیات کے نئے نئے راستے کھولتا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ تیری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ اس جماعت نے تو ترقیات کی منازل طے کرتے جانا ہے کیونکہ یہ الٰہی جماعت ہے۔ خدا کا لگایا ہوا پودا ہے جو بڑھنا پھلنا پھولنا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم یار نہاں میں نہاں ہو جائیں اور اپنی راتوں کو بیدار کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور دعائیں کریں۔

کَانَ اللّٰہُ مَعَ جَمَاعَتِہٖ

(ابو سعید)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

پر اللہ تعالیٰ کی یاد آہستہ آہستہ دل سے نکل جائے گی۔ اس بارے میں قرآن کریم نے ہمیں متعدد جگہ پر نصیحت فرمائی۔ حکم دیا ہے کہ دنیا کی چیزوں کو ہی مقصود نہ سمجھو۔ جیسا کہ فرماتا ہے وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰی (طٰہٰ:132) اور اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے ان میں سے بعض گروہوں کو دنیاوی زندگی کی زینت کے طور پر عطا کی ہے تا کہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں۔ اور تیرے رب کا رزق بہت اچھا اور باقی رہنے والا ہے۔

پس فرمایا کہ اس دنیاوی رزق اور اس کے سامانوں کو سب کچھ نہ سمجھ لو۔ اور اس کو اتنی حسرت سے نہ دیکھو کہ پتہ نہیں یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ دنیا کی چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں یقیناً نعمت ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا اول طور پر پیش نظر رہے۔ ورنہ یہی نعمتیں اگر اللہ سے دور لے جانے والی چیزیں بن جائیں تو وہ نعمت نہیں رہتیں بلکہ لعنت بن جاتی ہیں۔

(خطبہ جمعہ 12 اگست 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

جاوید اقبال ناصر۔مربی سلسلہ جرمنی

# حلال وطیب اشیاء کے بارے میں قرآنی آیات

## قسط سوئم و آخری

### پانی نہ ہونے کی صورت میں طیب مٹی سے تیمم کرنے کی اجازت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ وَاَيۡدِيَكُمۡ اِلَى الۡمَرَافِقِ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ اِلَى الۡـكَعۡبَيۡنِ‌ ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا‌ ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ مِّنۡهُ‌ ؕ مَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيَجۡعَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ حَرَجٍ وَّلٰـكِنۡ يُّرِيۡدُ لِيُطَهِّرَكُمۡ وَلِيُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ۔

(المائدۃ:7)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کی طرف جانے کے لئے اٹھو تو اپنے چہروں کو دھو لیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک۔ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھو لیا کرو۔ اور اگر تم جنبی ہو تو (پورا غسل کرکے) اچھی طرح پاک صاف ہو جایا کرو۔ اور اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم نے عورتوں سے تعلق قائم کیا ہو اور اس حالت میں تمہیں پانی نہ ملے تو خشک پاکیزہ مٹی کا تیمم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں پر اس سے مسح کرلیا کرو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈالے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں بہت پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے تاکہ تم شکر کیا کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡتُمۡ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىۡ سَبِيۡلٍ حَتّٰى تَغۡتَسِلُوۡا‌ ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا۔

(النساء:44)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم پر مدہوشی کی کیفیت ہو۔ یہاں تک کہ اس قابل ہو جاؤ کہ تمہیں علم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اور نہ ہی جنبی ہونے کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) یہاں تک کہ نہا لو سوائے اس کے کہ تم مسافر ہو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر ہو یا تم میں سے کوئی طبعی حوائج سے فارغ ہوا ہو یا تم نے عورتوں سے تعلق قائم کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو خشک پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو۔ سو تم اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مسح کرو۔ یقیناً اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

### طیب ملک وہ ہے جس کا سبزہ اُس کے رب کے حکم سے پاک نکلتا ہے

وَالۡبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخۡرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ‌ ۚ وَالَّذِىۡ خَبُثَ لَا يَخۡرُجُ اِلَّا نَكِدًا‌ ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّشۡكُرُوۡنَ۔

(الاعراف:59)

اور پاک ملک (وہ ہوتا ہے کہ) اس کا سبزہ اس کے رب کے اِذن سے (پاک ہی) نکلتا ہے اور جو ناپاک ہو (اس میں) کچھ نہیں نکلتا مگر ردّی (چیز)۔ اسی طرح ہم نشانات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کی خاطر جو شکر کیا کرتے ہیں۔

### کلمہ طیبہ کی مثال شجرۃ طیبہ کے ساتھ

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُهَا فِى السَّمَآءِ۔

(ابراھیم:25)

کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک کلمہء طیّبہ کی ایک شجرہء طیّبہ سے۔ اس کی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اس کی چوٹی آسمان میں ہے۔

### مومن مرد اور عورت کو حیات طیبہ کی صورت میں زندہ کیے جانے کا ذکر

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً‌ ۚ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ۔

(النحل: 98)

مرد یا عورت میں سے جو بھی نیکیاں بجالائے بشرطیکہ وہ مومن ہو تو اُسے ہم یقیناً ایک حیاتِ طیّبہ کی صورت میں زندہ کردیں گے اور انہیں ضرور اُن کا اجر اُن کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

### جنّتیوں کا جنّت میں طیب قول کی طرف راہنمائی کرنے کا تذکرہ

اِنَّ اللّٰهَ يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّلُـؤۡلُـؤًا‌ ؕ وَلِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا حَرِيۡرٌ۔ وَهُدُوۡۤا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الۡقَوۡلِ ۖۚ وَهُدُوۡۤا اِلٰى صِرَاطِ الۡحَمِيۡدِ۔

(الحج:24تا25)

یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں انہیں سونے کے کڑے اور موتی پہنائے جائیں گے اور اُن میں اُن کا لباس ریشم ہوگا۔ اور پاک قول کی طرف ان کی رہنمائی کی جائے گی اور صاحب حمد (اللہ) کی راہ کی طرف ان کی رہنمائی کی جائے گی۔

### طیب عورتیں طیب مردوں کے لیے اور طیب مرد طیب عورتوں کے لیے

اَلۡخَبِيۡثٰتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ وَالۡخَبِيۡثُوۡنَ لِلۡخَبِيۡثٰتِ‌ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيۡنَ وَالطَّيِّبُوۡنَ لِلطَّيِّبٰتِ‌ ۚ اُولٰٓـئِكَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا يَقُوۡلُوۡنَ‌ ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ۔

(النور:27)

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے ہیں۔ اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔ یہ لوگ اُس سے بری الذمہ ہیں جو وہ کہتے ہیں۔ انہی کے لئے مغفرت ہے اور عزت والا رزق ہے۔

### گھروں میں داخل ہوتے وقت سلام کا طیب تحفہ بھیجنے کا حکم

لَـيۡسَ عَلَى الۡاَعۡمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡمَرِيۡضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنۡفُسِكُمۡ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا مِنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اٰبَآئِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اُمَّهٰتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اِخۡوَانِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اَخَوٰتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اَعۡمَامِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ عَمّٰتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اَخۡوَالِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ خٰلٰتِكُمۡ اَوۡ مَا مَلَكۡتُمۡ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوۡ صَدِيۡقِكُمۡ‌ ؕ لَـيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا جَمِيۡعًا اَوۡ اَشۡتَاتًا‌ ؕ فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُيُوۡتًا فَسَلِّمُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ تَحِيَّةً مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً‌ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ۔

(النور:62)

اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لولے لنگڑے پر حرج ہے اور نہ مریض پر اور نہ تم لوگوں پر کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچوں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اُس (گھر) سے جس کی چابیاں تمہارے قبضے میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ تم پر کوئی گناہ نہیں خواہ تم اکٹھے کھانا کھاؤ یا الگ الگ۔ پس جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں پر اللہ کی طرف سے ایک بابرکت پاکیزہ سلامتی کا تحفہ بھیجا کرو۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے آیات کو کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل کرو۔

### سبا قوم کے مرکز کو طیب شہر قرار دیا گیا

لَقَدۡ كَانَ لِسَبَاٍ فِىۡ مَسۡكَنِهِمۡ اٰيَةٌ‌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنۡ يَّمِيۡنٍ وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ رَبِّكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لَهٗ‌ ؕ بَلۡدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوۡرٌ۔

(سبا:16)

یقیناً سبا (قوم) کے لئے بھی ان کے مسکن میں ایک بڑا نشان تھا۔ دائیں اور بائیں دو باغ تھے۔ (اے قومِ سبا!) اپنے ربّ کے رزق میں سے کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ (سبا کا مرکز) ایک بہت اچھا شہر تھا اور (اس شہر کا) ایک بہت بخشنے والا ربّ تھا۔

## طیب کلمات

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الۡعِزَّةُ جَمِيۡعًا ؕ اِلَيۡهِ يَصۡعَدُ الۡكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الۡعَمَلُ الصَّالِحُ يَرۡفَعُهٗ ؕ وَ الَّذِيۡنَ يَمۡكُرُوۡنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ؕ وَ مَكۡرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوۡرُ۔

(فاطر:11)

جو بھی عزت کا خواہاں ہے تو اللہ ہی کے تصرّف میں سب عزت ہے۔ اُسی کی طرف پاک کلمہ بلند ہوتا ہے اور اسے نیک عمل بلندی کی طرف لے جاتا ہے اور وہ لوگ جو بُری تدبیریں کرتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے اور اُن کا مکر ضرور اکارت جائے گا۔

## طیب چیزوں کو ختم کر دینے والے کے لیے عذاب کا ذکر

وَ يَوۡمَ يُعۡرَضُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا عَلَى النَّارِ ؕ اَذۡهَبۡتُمۡ طَيِّبٰتِكُمۡ فِيۡ حَيَاتِكُمُ الدُّنۡيَا وَ اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهَا ۚ فَالۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡهُوۡنِ بِمَا كُنۡتُمۡ تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ فِي الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ وَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَفۡسُقُوۡنَ۔

(الاحقاف: 21)

اور یاد کرو وہ دن جب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا آگ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ تم اپنی سب اچھی چیزیں اپنی دنیا کی زندگی میں ہی ختم کر بیٹھے اور ان سے عارضی فائدہ اٹھا چکے۔ پس آج کے دن تم ذلّت کا عذاب دیئے جاؤ گے بوجہ اس کے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے اور بوجہ اس کے کہ تم فسق کیا کرتے تھے۔

## اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے وال

تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ تُجَاهِدُوۡنَ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِكُمۡ وَ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔ يَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَ يُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِيۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۔

(الصّف: 12تا13)

تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

## کشتیوں کو چلانے والی ہوائیں

هُوَ الَّذِيۡ يُسَيِّرُكُمۡ فِي الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا كُنۡتُمۡ فِي الۡفُلۡكِ ۚ وَ جَرَيۡنَ بِهِمۡ بِرِيۡحٍ طَيِّبَةٍ وَّ فَرِحُوۡا بِهَا جَآءَتۡهَا رِيۡحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الۡمَوۡجُ مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اُحِيۡطَ بِهِمۡ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ لَئِنۡ اَنۡجَيۡتَنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ۔

(یونس: 23)

وہی ہے جو تمہیں خشکی پر بھی چلاتا ہے اور تری میں بھی یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ خوشگوار ہواؤں کی مدد سے اُنہیں لئے ہوئے چلتی ہیں اور وہ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں تو اچانک سخت تیز ہوا انہیں آلیتی ہے اور موج ہر طرف سے اُن کی طرف بڑھتی ہے اور وہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ وہ گھیر لئے گئے ہیں، تب وہ اللہ کو پکارتے ہیں دین کو اُسی کے لئے خالص کرتے ہوئے کہ اگر تو ہمیں اس سے نجات دے دے تو یقیناً ہم شکر گزاروں میں سے ہو جائیں گے۔

## نیک لوگ جو جنّتی ہوتے ہیں

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجۡرِيۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ لَهُمۡ فِيۡهَا مَا يَشَآءُوۡنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجۡزِي اللّٰهُ الۡمُتَّقِيۡنَ۔ الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ ۙ يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمُ ۙ ادۡخُلُوا الۡجَنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ۔

(النحل: 32تا33)

ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ ان کے لئے ان میں وہی کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے۔ اسی طرح اللہ متقیوں کو جزا دیا کرتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جن کو فرشتے اس حالت میں وفات دیتے ہیں کہ وہ پاک ہوتے ہیں وہ (انہیں) کہتے ہیں تم پر سلام ہو۔ جنت میں داخل ہو جاؤ اُس کی بنا پر جو تم عمل کرتے تھے۔

رپورٹ: حافظ مصور احمد مزمل۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن۔ سینیگال

# سینیگال ریجن زنگاشور Ziguinchor میں مسجد کا افتتاح

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سینیگال کو 25 جون 2021ء بروز جمعۃ المبارک کو Ziguinchor زنگانشور ریجن کی جماعت بمباٹما Bambatouma میں ایک نئی مسجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ مسجد کا سنگِ بنیاد مکرم ناصر احمد سدھو صاحب امیر جماعت و مشنری انچارج سینیگال نے 2 جون 2018ء کو رکھا۔ مسجد کا کل مسقّف حصہ 80 مربع میٹر ہے۔ جس میں 200 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ تعمیراتی

کام کی نگرانی کی سعادت مکرم کاشف جاوید صاحب ریجنل مبلغ زنگانشور کو حاصل ہوئی۔ جبکہ مقامی جماعت نے بھی وقارِ عمل کے ذریعہ تعمیراتی کام میں حصہ لیا جس میں مقامی مستورات نے پانی کی فراہمی کی اور مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے مزدوری میں مدد کی۔

مؤرخہ 25 جون 2021ء کو مکرم ناصر احمد سدھو صاحب امیر جماعت و مشنری انچارج سینیگال نے نمازِ جمعہ کی ادائیگی سے مسجد کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ خطبہ جمعہ میں مکرم امیر صاحب نے تعارف جماعت احمدیہ، مساجد

کی تعمیر کے مقصد اور نماز باجماعت کی اہمیت اور برکات مفصل بیان کی جس کا لوکل زبان (جولا) میں ترجمہ کیا گیا۔ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں احمدیت (یعنی حقیقی اسلام) کا مفصل تعارف، اسلام میں مسیحِ موعود و امام مہدیؑ کی آمد کی اہمیت اور حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا تعارف اور آپ علیہ السلام کی خدمت اسلام کا مفصل بیان ہوا۔

اس تقریب میں 23 گاؤں کے 350 کے قریب احمدی اور غیر احمدی احباب نے شرکت کی، جس میں 15 غیر احمدی گاؤں کے امام اور چیف بھی شامل تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اپنی حقیقی عبادت گاہ بنائے اور اس کے نمازیوں کو حقیقی ایمان کی دولت سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

اسفند سلیمان احمد۔ مبلغ سلسلہ، کینیڈا

# آنے والا مسیح نبی یا محض امتی؟

لفظ خاتم اور ختم نبوت کے مفہوم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے جو غلطی آج امت مسلمہ میں موجود ہے، اس پر پردہ ڈالنے کے لئے عام طور پر مسیح موعود کی آمد کے متعلق یہ آرام سے کہہ دیا جاتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی نہیں ہوگا بلکہ صرف ایک امتی ہوگا۔

جب بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کا دعویٰ نبوت پیش کیا جاتا ہے تو ختم نبوت کی آیت اور اسکے غلط مفہوم کو سامنے رکھ کر اعتراض کیا جاتا ہے کہ اب کوئی نبی نہیں۔ جب ایسے معترضین کے سامنے یہ رکھا جاتا ہے کہ تم بھی ایک نبی کے منتظر ہو اور حدیثوں میں مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہے جو کہ نبی تھے تو بلا توقف ہر کوئی یہ جواب دیتا ہے کہ وہ نبی نہیں امتی ہو کر آئیں گے اور بطور امتی ہی امت کی اصلاح کریں گے۔

اول اس حوالہ سے یہ خیال ضرور پیدا ہونا چاہیئے کہ کیا محض ایک اُمتی آدمی ساری امت کی اصلاح کر سکتا ہے؟ ایسے آدمی میں جو مسیح تھا اب محض ایک امتی ہو، ایسے امتی اور دوسرے افراد امت میں فرق کیا ہوا؟ بلکہ یہ سوال تو ان سے بھی ہو گا کہ آپ صرف ایک امتی ہیں، آپ میں اور باقی افراد امت میں کیا فرق ہوا؟ تو اس کا وہ کیا جواب دیں گے؟ پھر یہ کہ ایسا شخص یہ دعوی کرے کہ میں مسیح ہوں اور اب امتی ہو کر آیا ہوں، ایسے شخص کو مانے گا کون؟

یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ کیا ایک انسان جس کو خدا تعالیٰ نبی بنائے، ہم اپنے خیال میں اور محض سچے مسیح محمدی سے بغض کی بناء پر کسی نبی کو نبوت سے ہٹا سکتے ہیں؟ کیا خدا نے انسانوں کو اختیار دیا ہے کہ ایک انسان کو وہ خود نبی بنائے اور انسان اسکو نبوت کے مقام سے فارغ کر دیں؟

اول اصولی طور پر یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ جب کوئی نعمت خدا تعالیٰ دیا کرتا ہے اسکو خدا کے علاوہ کوئی واپس نہیں لے سکتا، پھر یہ کہ اس نعمت سے انسان نے فائدہ اٹھانا ہے کہ اپنا نقصان کرنا ہے یہ بھی انسان کو ہی اختیار دے دیا۔

فرمایا:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمۡ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعۡمَةً اَنۡعَمَهَا عَلٰى قَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ۔

(الانفال:54)

ترجمہ: یہ اس لئے کہ اللہ کبھی وہ نعمت تبدیل نہیں کرتا جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو تبدیل کر دیں۔ اور (یاد رکھو) کہ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

یعنی خدا تعالیٰ جب کسی کو انعام دے گو وہ کبھی واپس نہیں لیا کرتا بشرطیہ کہ انسان اپنی حالت کو بدل دے اور اس انعام کا حقدار نہ رہے۔ اس صورت میں وہ نعمت واپس ہو جایا کرتی ہے۔حضرت عیسیٰؑ جن کو خدا نے اعلیٰ مقام عطا فرمایا اور وَجِيۡهًا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ قرار دیا، نبی بنایا اور نبوت کے انعام سے نوازا، کیا نعوذ باللہ ان سے کوئی غلطی ہو گئی تھی کہ اب اگر بالفرض وہ واپس آئیں تو نبی نہ ہوں گے؟

پھر یہ سوال امت مسلمہ پر بھی ہوگا کہ بالفرض حضرت عیسیٰؑ آ بھی جائیں اور محض امتی ہوں اور نبوت سے انعام یافتہ نہ ہوں، تو اس امت سے کیا غلطی ہوئی کہ حضرت عیسیٰؑ بطور نبی اصلاح کے لئے نہیں آئے؟ اور کیوں خدا نے اس امت کے لئے ایسے شخص کا انتخاب کیا جس سے نعوذ باللہ نعمت واپس لے لی، اور امت مسلمہ جسکے ساتھ انعاموں کا وعدہ ہے، اور جسکو بہترین امت کا لقب دیا، اس امت میں بغیر نبوت کے بھیج دیا اور امت کو بھی نبوت کے فیض سے محروم رکھا؟

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں بیان فرماتا ہے:

وَرَسُوۡلًا اِلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ

(آل عمران:50)

ترجمہ: اور وہ رسول ہو گا بنی اسرائیل کی طرف

قرآن کریم انکو بنی اسرائیل کا رسول کہتا ہے، اگر بالفرض حضرت عیسیٰؑ واپس آتے ہیں تو کس طرح وہ امت مسلمہ سے مخاطب ہوں گے؟ اس وقت قرآن کریم کی اس آیت کا کیا ہوگا جس میں انکو بنی اسرائیل کا رسول کہا مگر وہ آئے امت محمدیہ میں؟

قرآن کریم میں ایک اور جگہ فرمایا:

وَاِذۡ قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ

(سورۃ الصف:7)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے

اس آیت میں بھی حضرت عیسیٰؑ کے مخاطب بنی اسرائیلی ہی ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ انہوں نے تورات کی تصدیق کی۔ کہیں یہ ذکر نہیں کہ آپ قرآن کریم کی تصدیق کریں گے یعنی قرآن کریم کی خدمت پر مامور ہوں گے۔ اگر واپس آتے ہی تو اسلام کی خدمت کے لئے انکے پاس قرآن کریم کا علم ہونا ضروری ہے، کیا قرآن کریم دوبارہ نازل ہوگا؟ یا اس وقت بھی مسلمان تورات پڑھیں گے جیسا کہ وہ تورات کی ہی تصدیق کرنے آئے نہ کہ قرآن کی۔ پھر سوال وہی کھڑا ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم کی اس آیت کو کیا تبدیل کر دیا جائے گا اگر بالفرض حضرت عیسیٰؑ امت محمدیہ میں آ بھی جائیں؟

حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا:

’’اگر یہودی ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡكَنَةُ کے مصداق ہو چکے ہیں اور نبوت اس خاندان سے منتقل ہو چکی ہے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ مسیح دوبارہ اسی خاندان سے آوے؟ اگر یہ تسلیم کیا جاویگا تو اس کا نتیجہ یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ادنیٰ نبی مانا جاوے اور اس امت کو بھی ادنیٰ امت حالانکہ یہ قرآن شریف کے منشاء کے صریح خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف نے توصاف طور پر فرمایا کُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ پھر اس امت کو خیر الامۃ کی بجائے شر الامۃ کہو گے؟ اور اس طرح پر آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ پر حملہ ہو گا‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ، جلد 3، صفحہ 144)

حضرت مسیح موعودؑ نے کس وضاحت سے فرمادیا، جس کا مطلب یہ ہے کہ دراصل یہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ پر سوال کھڑا ہو گا، کہ کس قدر کمزور قوت قدسیہ تھی نعوذ باللہ کہ آپ کے فیضان اور قوت قدسیہ سے ایک نبی اس امت میں نہ پیدا ہو سکا بلکہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے نبی کو واپس آنا پڑے۔

یہ ایک گستاخی ہے کہ یہ امت اب نبوت کے انعام قابل نہیں اور خدا نے یہ انعام واپس لے لیا، اور حضرت عیسیٰؑ کی بھی گستاخی ہے کہ وہ نبی نہ ہوں گے محض امتی ہوں گے۔

مزید اس غلط خیال کے متعلق کہ حضرت عیسیٰؑ محض امتی ہو کر آئیں گے قرآن کریم کی ان آیات پر بھی غور کرنا ضروری ہے تا اس غلط خیال کو دور کیا جائے۔ ان آیات میں حضرت عیسیٰؑ کا قول خدا تعالیٰ نے محفوظ کر دیا جو نہ صرف انکے نبی ہونے پر دلالت کرتا بلکہ ان آیات سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات بھی ثابت ہوتی ہے۔

قَالَ اِنِّىۡ عَبۡدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰٮنِىَ الۡكِتٰبَ وَجَعَلَنِىۡ نَبِيًّا۔ وَّجَعَلَنِىۡ مُبٰرَكًا اَيۡنَ مَا كُنۡتُ ۖ وَاَوۡصٰنِىۡ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمۡتُ حَيًّا۔

(مریم: 31تا 32)

ترجمہ: اُس نے کہا یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ نیز مجھے مبارک بنا دیا ہے جہاں کہیں میں ہوں اور مجھے نماز کی اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے جب تک میں زندہ رہوں۔

اول ان آیات میں حضرت عیسیٰؑ کی تین خصوصیات کا ذکر ہے، نیز ان خصوصیات پہ غور کرنے کے ساتھ اَيۡنَ مَا كُنۡتُ کو مدنظر ضرور رکھنا ہو گا، یعنی ’جہاں کہیں میں ہوں‘۔

## 1۔ میں خدا کا بندہ ہوں (جہاں کہیں میں ہوں)

ظاہری طور پر تو مسلمان عیسیٰؑ کو خدا نہیں سمجھتے، مگر خدائی صفات ضرور دیتے ہیں جیسے کہ آسمان پر اٹھالیا گیا۔ حالانکہ وہ کہتے ہیں میں تو خدا کا بندہ ہوں، یعنی مجھے جو حکم ہوگا کروں گا، میں ایک انسان ہوں۔ بات یہ ہے کہ آسمان پر جانے کا مطالبہ تو آنحضرت ﷺ سے بھی ہوا تو خدا تعالیٰ نے آپ سے کیا اعلان کروایا؟

قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّىۡ هَلۡ كُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا۔

(بنی اسرائیل: 94)

ترجمہ: تُو کہہ دے کہ میرا ربّ (ان باتوں سے) پاک ہے (اور) میں تو ایک بشر رسول کے سوا کچھ نہیں۔

کہ ایک انسان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ جسمانی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سفر کرے اور خدا اس طرح کے افعال سے پاک ہے کہ ایک جسم کا روحانی وجود کی طرف سفر کروائے۔ نیز حضرت عیسیٰؑ کا اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ بتانا یہ دلالت کرتا ہے کہ بطور انسان اور عبد آپ خدا کی مرضی کے خلاف نہ چل سکتے ہیں اور نہ ہی انسان میں طاقت ہے کہ خدا کی مرضی کے خلاف کوئی قدم اٹھا سکے، یعنی قدرت کے قوانین کے خلاف انسان نہیں جا سکتا اور نہ ہی مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ سکتا ہے۔

## 2۔ مجھے کتاب دی گئی، یعنی میرے پاس کتاب ہے (جہاں کہیں میں ہوں)

جس طرح پہلے سورۃ الصف:7 میں ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ تورات کی تصدیق کے لئے آئے نیز آپ کو انجیل دی گئی۔ غرض وہ جہاں بھی ہیں کتاب انکے ساتھ ہے، اگر بالفرض آسمان پر ہیں تو انجیل بھی ساتھ ہے، اگر واپس آئیں گے تو انجیل لے کر آئیں گے۔ اس صورت میں کیا مسلمان انجیل پڑھیں گے؟ کیونکہ فرمایا جہاں بھی ہوں کتاب میرے پاس ہے۔ اور اگر انجیل ساتھ لئے پھر رہے ہیں تو مسلمانوں کو قرآن پڑھانے کے لئے آیا قرآن کا نزول دوبارہ ہو گا؟

## 3۔ مجھے نبی بنایا ہے (جہاں کہیں میں ہوں)

بنی اسرائیل میں تو وہ نبی تھے، اگر آج آسمان پر زندہ ہیں تو بھی نبی ہیں، اگر واپس آئیں گے تو بھی نبی ہی ہوں گے کیونکہ وہ جہاں بھی ہوں نبوت انکے پاس ہو گی۔ سارے مسلمان انکو امتی کہنے والے ان آیات کے متعلق کیا کہیں گے؟ اور اگر انکو نبی مانتے ہیں تو پھر انکے بیان کردہ ختم نبوت کے معنٰی نہ صرف غلط ہوں گے، بلکہ ختم نبوت کے حقیقی معنٰی بھی غلط ثابت ہوں گے، جن کی رو سے آپ ﷺ نبیوں کے سردار اور روحانی باپ اور آخری شرعی نبی ہیں، اور آپ کی شریعت آخری ہے، اب کوئی نیا قانون نہ آئے گا، نہ تورات نہ انجیل، اور اب نبی آپ ﷺ کے فیض اور آپ کی پیروی سے پیدا ہو گا اور اس شریعت کے تابع ہو گا نہ کہ گزشتہ نبی امتی ہو کر آئے۔

پھر ان آیات میں دو احکامات کا ذکر ہے جو حضرت عیسیٰؑ کو دیے گئے۔

وَاَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمۡتُ حَیًّا

یعنی ''اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے جب تک میں زندہ رہوں''۔

## 1۔ مجھے نماز پڑھنے کا حکم ہے (جب تک میں زندہ رہوں)

چونکہ تمام مسلمان مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اس وقت آسمان پر زندہ موجود ہیں، اگر زندہ موجود ہیں، تو انکو زندہ ہونے کی حالت میں نماز کا حکم ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس وقت آسمان پر کس طرف قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتے ہوں گے؟ اور کیا نماز باجماعت ہوتی ہے یا اکیلے؟ اگر باجماعت ہوتی ہے تو اور کونسے انسان آسمان پر زندہ موجود ہوں جو نماز ساتھ پڑھتے ہوں گے؟ پھر نماز کے اوقات کا تعین کیسے ہوتا ہو گا؟

## 2۔ مجھے زکوٰۃ دینے کا حکم ہے (جب تک میں زندہ رہوں)

کہ آپ زندہ ہیں اور زندہ ہونے کی حالت میں زکوٰۃ دینے کا حکم ہے۔ وہاں کس کو زکوٰۃ دیتے ہوں گے؟ اس کے لئے ضروری ہے کہ اور بھی انسان وہاں موجود ہوں۔ پھر سب جانتے ہیں کہ زکوٰۃ ایک نظام کے تحت خرچ ہوتی ہے، جس سے خدا کا قائم کردہ نظام ترقی پاتا ہے نیز ضرورت مندوں کو دی جاتی ہے۔ آسمان پر ایسا کونسا نظام قائم ہو گیا جس کی ترقی کے لئے وہ زکوٰۃ دیتے ہوں گے؟ پھر کونسے ایسے ضرورت مند انسان ہیں جو ساتھ موجود ہیں جن پر زکوٰۃ خرچ کی جاتی ہو گی؟ یہ وہ سوالات ہیں جو عقلی طور پر پیدا ہو جاتے ہیں اگر حضرت عیسیٰؑ کو زندہ مانا جائے۔ قرآن کریم سے حضرت عیسیٰؑ کا آسمان پر جانا ثابت نہیں ہوتا، اور نہ ہی اور انسانوں کا آسمان پر جانا ثابت ہے جو یا تو ساتھ نماز پڑھتے ہوں یا نظام چلانے والے ہوں یا ایسے ضرورت مند جن پر زکوٰۃ خرچ ہوتی ہو۔

اصل مدعا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جن کی بطور امتی واپسی کی امید رکھی جاتی ہے، اول تو قرآن کریم کے مطابق وہ وفات پا چکے، اور کہیں انکی واپسی کا ذکر نہیں۔ اگر بالفرض وہ واپس آتے ہیں تو بہت سے سوالات اٹھ جاتے ہیں، نیز انکی واپسی بطور نبی ہی ہو گی، کسی انسان کے اختیار میں نہیں کہ خدا تعالیٰ کا دیا ہوا انعام واپس لے سکے۔

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

''میرا بیان مسیح موعود کی نسبت جس کی آسمان سے اترنے اور دوبارہ دنیا میں آنے کی انتظار کی جاتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے پر کھول دیا ہے یہ ہے کہ مسیح کے دوبارہ دنیا میں آنے کا قرآن شریف میں تو کہیں ذکر نہیں۔ قرآن شریف تو ہمیشہ کے لئے اس کو دنیا سے رخصت کرتا ہے۔ البتہ بعض حدیثوں میں جو استعارات سے پُر ہیں مسیح کے دوبارہ دنیا میں آنے کے لئے بطور پیشگوئی بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے ان حدیثوں کے سیاق وسباق سے ظاہر ہے کہ اس جگہ درحقیقت مسیح ابن مریم کا ہی دوبارہ آ جانا ہرگز مراد نہیں ہے بلکہ یہ ایک لطیف استعارہ ہے جس سے مراد یہ ہے کہ کسی ایسے زمانہ میں جو مسیح ابن مریم کا زمانہ ہمرنگ ہو گا۔ ایک شخص اصلاح خلائق کے لئے دنیا میں آئیگا جو طبع اور قوت اور اپنے منصبی کام میں مسیح ابن مریم کا ہمرنگ ہو گا اور جیسا کہ مسیح ابن مریم نے حضرت موسیٰؑ کے دین کی تجدید کی اور وہ حقیقت اور مغز توریت کا جس کو یہودی لوگ بھول گئے تھے اُن پر دوبارہ کھول دیا ایسا ہی وہ مسیح ثانی مثیل موسیٰ کے دین کی جو جناب ختم الانبیاء ﷺ ہیں تجدید کریگا اور یہ مثیل موسیٰ کا مسیح اپنی سوانح میں اور دوسرے تمام نتائج میں جو قوم پر ان کی اطاعت یا ان کی سرکشی کی حالت میں موثر ہونگے اُس مسیح سے بلکل مشابہ ہو گا جو موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ اب جو امر کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 121 تا 122)

فرمایا:

''پھر ایک طرف تو یہ اقرار ہے کہ مسیح موعود وہی مسیح ابن مریم نبی اللہ ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی جس پر حضرت جبریل اُترا کرتا تھا جو خدائے تعالیٰ کے بزرگ پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر ہے اور دوسری طرف یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ زمین پر آ کر اپنی نبوّت کا نام بھی نہیں لے گا بلکہ منصب نبوت سے معزول ہو کر آئے گا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل ہو کر عام مسلمانوں کی طرح شریعت قرآنی کا پابند ہو گا۔ نماز اَوروں کے پیچھے پڑھے گا جیسے عام مسلمان پڑھا کرتے ہیں بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ حنفی ہو گا امام اعظم صاحب کو اپنا امام سمجھے گا۔ مگر اب تک اس بارہ میں تصریح سے بیان نہیں کیا گیا کہ چار سلسلوں میں سے کس سلسلہ میں داخل ہو گا آیا وہ قادری ہو گا یا چشتی یا سہروردی یا حضرت مجدّد سرہندی کی طرح نقشبندی۔ غرض ان لوگوں نے عنوان میں نبوت کا خطاب جا کر جس درجہ پر پھر اُس کا تنزل کیا ہے کوئی قائم الحواس ایسا کام کبھی نہیں کر سکتا۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 123)

---

### بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت ...... از صفحہ 1

خرید کر یہ شدت پسند لوگ اور فساد پیدا کرنے والے لوگ اس پر بھی کسی نہ کسی بہانے سے اعلان کر دیتے ہیں کہ احمدی واجب القتل ہیں۔ گزشتہ دنوں ایسے ہی ایک چینل پر یہاں یورپ میں ایک مولوی نے یہ اعلان کیا لیکن بہرحال جب چینل کے مالک سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے معذرت کی اور آئندہ اس مولوی کو اپنے چینل پر نہ آنے کی یقین دہانی کروائی۔ لیکن بہر حال ان بدفطرتوں نے اسلام، ناموسِ رسالت اور ختمِ نبوت کے نام پر کم علم مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت کرنے کا کام سنبھالا ہوا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اسلام کی تبلیغ اور برتری ثابت کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دنیا پر واضح کرنے کے لئے جو کوشش جماعت احمدیہ کر رہی ہے اُس کا اعتراف تو خود اسلام مخالف قوتیں اور مشنری بھی کر رہے ہیں۔ یہ جو مسلمان کہلانے والے اور پھر احمدیوں پر اعتراض کرنے والے ہیں ان لوگوں کو تو اتنی توفیق بھی نہیں ہے کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے چند روپے خرچ کر دیں۔ ہاں ملک کی دولت لوٹنے کی ہر ایک کو فکر ہے۔ آج اسلام اور ناموسِ رسالت کے نام پر جو کچھ ملک میں ہو رہا ہے، جو ملک میں دہشت گردی پھیلی ہوئی ہے اُس نے ہر شریف النفس کو بے چین کر دیا ہے۔ کوئی جان بھی محفوظ نہیں ہے۔ احمدیوں کے خلاف تو یہ شدت پسندی ہے ہی اور احمدیوں کو اس کی ایک عادت پڑ چکی ہے۔ مَیں کئی دفعہ اس کا اظہار کر چکا ہوں لیکن خود پاکستان کا کوئی شہری بھی اس سے محفوظ نہیں ہے۔ سوچتے نہیں کہ ایک طرف لاقانونیت ہے، ملک میں فساد پھیلا ہوا ہے، کوئی حکومت نہیں ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی آفات نے ملک کو گھیرا ہوا ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے؟ قوم کس طرف جا رہی ہے؟ اللہ تعالیٰ کس انجام کی طرف ان کو لے کر جا رہا ہے اور کیا انجام ان کا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو عقل دے کہ یہ سوچیں اور سمجھیں۔ جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے وہ تو ملک کے وفادار ہونے کی وجہ سے باوجود اس کے کہ اُن پر قانوناً بعض تنگیاں وارد کی جا رہی ہیں، اور تنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ملک کو ہر طرح کی تباہی سے بچائے۔

گزشتہ خطبہ میں جب مَیں نے دعا کی تحریک کی تھی اور روزہ رکھنے کا بھی کہا تھا تو اس بارے میں پھر یہ کہا تھا کہ ایک نفلی روزہ ہر ہفتہ رکھیں توضمناً بتا دوں کہ مناسب ہو گا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کر سکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ ہر مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔ پیر یا جمعرات کا دن رکھ لیا جائے۔ یہی پاکستان کے احمدیوں کو مَیں نے کہا تھا۔ بہر حال جو مَیں نے تحریک کی تھی اس پر جماعت کو بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس دعا کی تحریک میں بھی جہاں مَیں نے جماعت کو ان دشمنوں اور ظالموں اور ظلموں سے بچنے کے لئے کہا تھا وہاں ملک کو بھی ان سے پاک کرنے کے لئے کہا تھا کہ فسادیوں سے اللہ تعالیٰ ملک کو بھی پاک کرے تا کہ یہ ملک بچ جائے۔ ہمیں اپنے ملک سے محبت ہے۔ اس لئے ہمارے دل یہ چیزیں دیکھ کر بے چین ہو جاتے ہیں۔ بہر حال یہ ہمارا فرض ہے، ہر احمدی پاکستانی کا فرض ہے اور اُس نے اسے ادا کرنا ہے۔

(خطبہ جمعہ 14 اکتوبر 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: عبدالہادی قریشی۔ نمائندہ سیرالیون

# سیرالیون مکینی ریجن میں چار مساجد کا افتتاح اور ریجنل جلسہ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون کو مؤرخہ 10/ جون 2021ء کو سیرالیون مکینی ریجن کی چار جماعتوں کی نئی تعمیر شدہ مساجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ یہ مساجد بانتی چیفڈم، بمبالی ڈسٹرکٹ کی جماعتوں موانتی، مکبافت، مکالی اور وورے لائن میں تعمیر کی گئی ہیں۔ ان مساجد کا سنگ بنیاد مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب مبلغ سلسلہ مکینی ریجن نے رکھا تھا اور ان کے تعمیری کام کی نگرانی کی سعادت بھی آپ ہی کو حاصل ہوئی۔ علاقہ کے ممبرانِ جماعت نے مساجد کی تعمیر میں وقارِعمل اور دیگر اشیاء ریت، پتھر کی فراہمی، مزدوروں کو کھانا مہیا کرنے اور رنگ و روغن میں مدد کی۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ۔

ان مساجد کا مسقّف احاطہ اور نمازیوں کی گنجائش درج ذیل ہے:

موانتی جماعت مسجد۔ 26×40 فٹ اور نمازیوں کی گنجائش 100

مکبافت جماعت مسجد۔ 25×35 فٹ اور نمازیوں کی گنجائش 75

مکالی جماعت مسجد۔ 30×40 فٹ اور نمازیوں کی گنجائش 100

وورے لائن جماعت مسجد۔ 25×40 فٹ اور نمازیوں کی گنجائش 80

الحمد للہ ان تمام مساجد میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ سننے کے لئے سولر سسٹم اور ایم ٹی اے انسٹال کیا گیا ہے۔

## ریجنل جلسہ

ان مساجد کے افتتاح کے ساتھ ان چاروں جماعتوں کا ایک جلسہ بھی منعقد کیا گیا اس لئے یہ پروگرام بونکوبانہ جماعت میں رکھا گیا جو ان چار جماعتوں کے وسط میں واقع ہے اور تمام جماعتوں سے ممبرانِ جماعت یہاں جمع ہوئے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز دن 11/ بجے مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون کی صدارت میں تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔جس کے بعد مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔ اس موقع پر درجِ ذیل عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ مقامِ حضرت مسیح موعودؑ، جماعت احمدیہ میں مالی قربانی کا نظام، بدرسومات سے اجتناب۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دئے۔

چیفڈم امام نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جماعت کے تعلیمی اور ترقیاتی کاموں کو سراہا اور جماعت کے ساتھ دوستی کا اقرار کیا۔

مقامی جماعت نے کھانے کا انتظام کیا اور گائے ذبح کی جو کہ یہاں

خوشی کے موقع پر ذبح کی جاتی ہے۔ نمازِ ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد امیر صاحب اور متعدد دیگر احباب جماعت ہر گاؤں میں گئے اور فیتہ کاٹ کر مساجد کا افتتاح کیا اور دعا کروائی۔ (یہ گاؤں قریب قریب واقع ہیں۔)

اس بابرکت پروگرام میں 50/ سے زائد غیر از جماعت افراد، 14/ غیر از جماعت امام، 7/ لوکل چیفس، پیراماؤنٹ چیف کے نمائندہ سمیت 900/ سے زائد احباب نے شرکت کی۔

# چھوٹی مگر سبق آموز بات

## دنیا بمثل لذت خارش

”دنیا کی لذّت خارش کی طرح ہے۔ ابتداءً لذّت آتی ہے ۔ پھر جب کھجلاتا رہتا ہے تو زخم ہو کر اس میں سے خون نکل آتا ہے یہاں تک کہ اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور وہ ناسور کی طرح بن جاتا ہے اور اس میں درد بھی پیدا ہو جاتا ہے۔حقیقت یہی ہے کہ یہ گھر بہت ہی ناپائیدار اور بے حقیقت ہے“

(از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 23 )

## طلوع وغروب آفتاب

| 24جولائی2021ء | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | 04:26 | 19:03 |
| مدینہ منورہ | 04:19 | 19:10 |
| قادیان | 04:04 | 19:31 |
| ربوہ | 03:44 | 19:10 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | 03:47 | 21:02 |